ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم جمعہ — قیمت: تین پیسے

جلد ۲۹ | ۱۴ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش | ۲۳ ماہ شوال ۱۳۶۰ ھ | ۱۴ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ نبوت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آشوبِ چشم۔ نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں:۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت بعض جماعتوں میں دَورہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں:۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۳ ماہ شوال ۱۳۶۰ھ

دُنیائے اسلام کی دینی راہ نمائی کرنے والا

روزنامہ اخبار "احسان" میں اس سوال پر بحث کی گئی ہے۔ کہ "دُنیائے اسلام کی راہ نمائی کون کرے گا" اگرچہ یہ سوال بجائے خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمانان عالم بڑی شدّت سے کسی راہ نما کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کبھی سنجیدگی اور دُور اندیشی سے کام لے کر اسے حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور یہی صُورت اب بھی ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ

"الغائے خلافت (ترکی) کے بعد مسلمانان عالم کے ذہن میں یہ سوال بارہا پیدا ہو چکا ہے۔ اور آج اس سوال کی اہمیت پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے"

لیکن اگر نام نہاد "خلافت ٹرکی" دُنیائے اسلام کی کسی رنگ میں راہنمائی کرنے کے قابل ہوتی۔ تو اس کا نام ونشان کیوں مٹا دیا جاتا۔ اور آج ترک کیوں یہ کہتے۔ کہ انہوں نے خلافت کا خاتمہ کر کے اپنی مصیبتوں کا خاتمہ کر دیا۔ آئندہ کبھی وہ اس کا نام لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے جہاں اسلامی خلافت کا ذکر کیا ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ نے ایک بات یہ فرمائی ہے کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ یعنی خلافت کے منصب پر متمکن ہونے والوں کے ذریعہ دین کو قائم کیا جائے گا۔ اس دین کو جو خدا نے ان کے لئے پسند کیا۔ مگر خلافت ٹرکی کے ذریعہ دین کو کوئی تقویت حاصل ہوئی؟ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ نہ تو خلافت ٹرکی وہ خلافت تھی۔ جس کا وعدہ مسلمانوں کو دیا گیا اور نہ وہ اس دین کی حامل تھی۔ جو خدا تعالیٰ کا پسندیدہ ہے:۔

ان حالات میں خلافت ٹرکی کا ذکر ایسے رنگ میں کرنا کہ جب تک وہ موجود تھی۔ مسلمانوں کو کسی راہ نما کی ضرورت نہ تھی۔ اور اس کی الغا کے بعد مسلمانان عالم کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا۔ درست نہیں۔ یہ سوال خلافت ترکی کی موجودگی میں بھی بارہا پیدا ہوا۔ اور اس وقت تک پیدا ہوتا رہے گا۔ جب تک مسلمان اسے صحیح طریق سے حل نہیں کر لیتے۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ سوال تمام مسلمانان عالم کی سیاسی راہ نمائی کے متعلق نہیں کسی ایک ملک میں بیٹھ کر کوئی ایک شخص ہر ملک کی مختلف سیاسیات میں راہ نمائی کر بھی کیونکر سکتا ہے۔ یہ سوال مذہبی راہ نما کے متعلق ہے چنانچہ معاصر "احسان" کے مذکورہ مضمون میں بھی اسی پہلو کو لیا گیا ہے۔ اور مصر کی الازہر یونی ورسٹی کو "مذہبی مرکز" قرار دے کر یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ:۔

"آج دُنیا بھر کے مسلمان اس قدیم ترین یونی ورسٹی سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اس نازک دَور میں ان کی راہ نمائی کرے گی۔ بلکہ انہیں اس بات کا بھی یقین ہے۔ کہ مستقبل میں یہ یونی ورسٹی ان کے لئے لائحہ عمل مرتب کرے گی"۔

تاریخ بتاتی ہے۔ کہ یہ یونی ورسٹی دسویں صدی عیسوی میں بنائی گئی تھی۔ اور اسی وقت سے اس میں مذہبی تعلیم دی جاتی رہی ہے۔ لیکن اس وقت سے لے کر آج تک اس کا کوئی ایسا کارنامہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جو اسلام کی اشاعت اور حفاظت سے تعلق رکھتا ہو۔ دُوسرے ممالک تو الگ رہے۔ مصر میں مسلمانوں کی عملی حالت جس قدر اسلامی احکام کے مغائر واقعہ ہوئی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور تو اور خود شیخ ازہر ڈاڑھی تک رکھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ پھر زمانہ کی ضروریات اور حالات سے ازہر والے اس درجہ بے بہرہ ہیں۔ کہ قرآن کریم کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا کفر سمجھتے ہیں۔ اور اتنا خیال نہیں کرتے۔ کہ جب اسلام تمام دُنیا کے لئے ہے۔ اور دُنیا کے مختلف ممالک کی زبانیں مختلف ہیں۔ تو جب تک ان زبانوں میں ترجمہ نہ کیا جائے گا۔ ان لوگوں تک اسلام کس طرح پہونچ سکے گا۔ پھر یہ لوگ نہ صرف اشاعتِ اسلام کے فرض کو بالکل ترک کر چکے ہیں۔ بلکہ حفاظتِ اسلام سے بھی غافل ہو چکے ہیں۔ مصر میں عیسائی مشنری کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ آئے دن مسلمانوں کو مرتد کرتے رہتے ہیں۔ اسلام کے خلاف لٹریچر شائع کرتے ہیں لیکن ان کے مقابلہ میں ازہر والے بالکل خاموش بیٹھے ہیں۔ اور اگر توجہ کرتے بھی ہیں۔ تو صرف اس طرف کہ حکومت کے ذریعہ عیسائیوں کو عیسائیت کی اشاعت سے رُکوا دیں:۔

پس جب مصر میں ازہر والے مسلمانوں کی دُنیوی لحاظ سے راہ نمائی کرنے کے کلیتہً ناقابل ہیں۔ تو کسی اور ملک کے مسلمانوں کو ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور اصل حقیقت تو یہ ہے۔ کہ جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ اور لوگوں کے قلوب روحانیت سے خالی ہو جائیں تو انسانی تدابیر کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں اس وقت خدا تعالیٰ ہی راہ نمائی کے لئے کسی انسان کو کھڑا کرتا ہے۔ اور اس پر اپنے تازہ نشانات نازل کر کے حقیقی ایمان کی نعمت عطا کرتا ہے۔ سو اس نے اس زمانہ میں بھی ایسا ہی کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیائے اسلام کی دینی راہ نمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اب آپ کی راہ نمائی میں ہی مسلمانانِ عالم حقیقی اسلام کے حامل بن سکتے۔ اور اسلام کی اشاعت اور حفاظت کے لئے مالی اور جانی قربانیاں کر کے دُنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے آپ کو قبول کر کے اپنے نام خادمانِ اسلام میں درج کرائے اور جنہیں خدا تعالیٰ نے خدمتِ اسلام کی توفیق عطا کر رکھی ہے:۔

عزیز حمید احمد سلمہ کی شادی پر شکریہ احباب

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

عزیز حمید احمد سلمہ کی شادی کی تقریب پر جن بھائیوں اور بہنوں نے زبانی یا بذریعہ خطوط یا بذریعہ تار مبارک باد کے پیغام بھیجے۔ یا شادی کے انتظامات میں حصہ لیا۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا۔ اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ان کی نیک خواہشات اور ان کی محبت اور اخلاص اور اعانت کا بہترین بدلہ عنایت کرے۔ آمین۔ اور میں اپنے عزیزوں اور بزرگوں اور دوستوں اور مخلصوں سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو دین کے لحاظ سے اور دنیا کے لحاظ سے۔ ظاہر کے لحاظ سے اور باطن کے لحاظ سے۔ حال کے لحاظ سے اور مستقبل کے لحاظ سے ہر رنگ میں مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین یارب العالمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

مسئلہ خلافت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مسئلہ خلافت کے متعلق ۲۳ تا ۲۹ نومبر انشاء اللہ ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جائیگا۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر اس ہفتہ کو پوری تیاری اور شان سے منانے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ خدام و انصار اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ با لالتزام جلسہ منعقد کریں۔ تقاریر کے باقاعدگی سے نوٹ لیں۔ اور ہر روز کا سبق اچھی طرح یاد کر لیں۔ لیکچراروں کو بھی یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے لیکچر عام فہم ہوں اور دلائل کو سلوہ پیرایہ میں بیان کیا جائے ؛

انتہائی جدوجہد

تحریک جدید سال ہفتم کی قربانیوں میں وعدہ کرنے والے احباب کے لئے اب انتہائی کوشش کر کے ماہ نومبر میں ہی اپنا وعدہ پورا کر دینا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ وعدے پورے کرنے کا یہ آخری مہینہ ہے۔ بلکہ نومبر کے تیسرے عشرہ میں تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نئے سال کی تحریک کا بھی اعلان فرما دیا کرتے ہیں۔ پس قبل اس کے کہ ساتویں سال کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء آئے۔ تحریک جدید کا ہر مجاہد جس کا وعدہ ابھی قابل ادا ہے۔ اسے انتہائی جدوجہد کر کے اس تاریخ سے پہلے پہلے ساتویں سال کا وعدہ پورا کر دینا چاہیئے (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ضروری تصحیح

میرا مضمون بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر کبیر پر بیجا نکتہ چینی" جو ۱۲ نومبر کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اسمیں بعض عربی الفاظ پر اعراب رہ گئے ہیں جس سے غلطی کا احتمال ہے۔ ذیل میں وہ الفاظ اعراب کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ اس لئے پہلے شائع شدہ ان فقرات میں جن میں یہ لفظ آئے ہیں۔ ان کی بجائے مندرجہ ذیل الفاظ سمجھے جائیں۔

صہ۲ کالم ۲ سطر ۱۲ - یہ لفظ التَّحُوْتُ سے
" " " ۱۶ - تو تحت مصدر ہو گا۔ کہ التَّحُوْتُ
" " " ۲۰ - لہذا التُّحُوْتُ میں بھی واو اصلی ہونی چاہئیے
" " " ۲۴ - اور مادہ حوت کے اعتبار سے التَّحُوْتُ کے معنی کسی چیز کے گرد چکر لگانے کے ہونگے

صہ۲ کالم ۴ سطر ۲۶ - پس التَّحُوْتُ تحت کا کسی طرح مصدر [illegible]
" " " ۲۸ - اور اسکی جمع تُحُوْتٌ ہے
" " " ۳۰ - اقرب الموارد میں ہے التُّحُوْتُ
الاراذلُ السفلةُ صہ۲ کالم ۴ سطر ۳۹ - لاتقوم الساعة حتی یعلق التحوت الوعول
صہ۲ کالم ۳ سطر ۱ - حتی یظهر التحوتُ صہ۲ کالم ۴ [illegible]

(خاکسار نور الحق)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۲/۹/۴۱ سے ۲۷/۱۰/۴۱ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

۲۴۶۶۔ سلطان احمد صاحب گورداسپور
۲۴۶۷۔ حکمی صاحبہ "
۲۴۶۸۔ فضل دین صاحب "
۲۴۶۹۔ شیخ محمد یوسف صاحب رہتک
۲۴۷۰۔ حاکم علی صاحب گورداسپور
۲۴۷۱۔ برکت بی بی صاحبہ "
۲۴۷۲۔ محمد شریف صاحب "
۲۴۷۳۔ شریفاں بی بی صاحبہ "
۲۴۷۴۔ محمد شفیع صاحب کیمپ فیروز پور
۲۴۷۵۔ صدر الدین صاحب گورداسپور
۲۴۷۶۔ فاطمہ بی بی صاحبہ "
۲۴۷۷۔ رمضان بی بی صاحبہ "
۲۴۷۸۔ جان محمد صاحب "
۲۴۷۹۔ اشرف صاحب ایڈہ قائم گنج
۲۴۸۰۔ مختار احمد صاحب "
۲۴۸۱۔ سکندر خان صاحب "
۲۴۸۲۔ A. H. Nazar Ahmad سیلون
۲۴۸۳۔ حسین بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۲۴۸۴۔ محمد طفیل صاحب گورداسپور
۲۴۸۵۔ سردار احمد صاحب "
۲۴۸۶۔ نعمت علی صاحب "
۲۴۸۷۔ محمد شفیع صاحب "
۲۴۸۸۔ رستم علی صاحب "
۲۴۸۹۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۲۴۹۰۔ رشیدہ بی بی صاحبہ "
۲۴۹۱۔ محمد رفیق صاحب "
۲۴۹۲۔ عنایت علی صاحب "
۲۴۹۳۔ محمد علی صاحب "
۲۴۹۴۔ سراج دین صاحب "
۲۴۹۵۔ ملک قادر بخش صاحب ملتان چھاؤنی
۲۴۹۶۔ افتخار علی صاحب لکھنؤ
۲۴۹۷۔ شاہ محمد صاحب سیالکوٹ
۲۴۹۸۔ علم دین صاحب گوجرانوالہ
۲۴۹۹۔ شریفاں صاحبہ "
۲۵۰۰۔ غلام نبی صاحب کوئٹہ
۲۵۰۱۔ عطاء الرحمان صاحب پشاور
۲۵۰۲۔ رحمت خان صاحب گجرات
۲۵۰۳۔ ایک صاحب یو پی
۲۵۰۴۔ محمد علی صاحب گورداسپور
۲۵۰۵۔ فتا صاحب "
۲۵۰۶۔ محمد منیر صاحب "
۲۵۰۷۔ شفیق النساء صاحبہ مونگھیر بہار
۲۵۰۸۔ محمد دانشمند صاحب شیخوپورہ
۲۵۰۹۔ سردار علی صاحب گورداسپور
۲۵۱۰۔ یعقوب علی صاحب "
۲۵۱۱۔ اکبر علی صاحب "
۲۵۱۲۔ انور علی صاحب "
۲۵۱۳۔ خورشید بی بی صاحبہ "
۲۵۱۴۔ نذیرہ بی بی صاحبہ "
۲۵۱۵۔ اصغر علی صاحب "
۲۵۱۶۔ بشیر احمد صاحب "
۲۵۱۷۔ نذیر احمد صاحب "
۲۵۱۸۔ عبد المجید صاحب "
۲۵۱۹۔ مہراں صاحبہ "
۲۵۲۰۔ علی محمد صاحب "
۲۵۲۱۔ محمد حسین صاحب "
۲۵۲۲۔ چراغ دین صاحب "
۲۵۲۳۔ غلام محی الدین صاحب "
۲۵۲۴۔ ظفر اقبال صاحب "
۲۵۲۵۔ غلام محمد صاحب "
۲۵۲۶۔ محمد اسمٰعیل صاحب "
۲۵۲۷۔ بشیر احمد صاحب "
۲۵۲۸۔ رضیہ بیگم صاحبہ "
۲۵۲۹۔ ضمیر احمد صاحب گورداسپور
۲۵۳۰۔ محمد شریف صاحب "
۲۵۳۱۔ محمد صدیق صاحب "
۲۵۳۲۔ شریفاں بی بی صاحبہ "
۲۵۳۳۔ اللہ رکھی صاحبہ "
۲۵۳۴۔ شوکت علی صاحب "
۲۵۳۵۔ مسماۃ سعادت جان صاحبہ ہزارہ
۲۵۳۶۔ عزیز الدین صاحب ہوشیار پور
۲۵۳۷۔ مظفر علی صاحب لائلپور
۲۵۳۸۔ کرم بی بی صاحبہ منٹگمری
۲۵۳۹۔ محمد صابر صاحب کشمیر
۲۵۴۰۔ معین الدین صاحب حیدرآباد دکن
۲۵۴۱۔ عزیزہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۲۵۴۲۔ سید احمد علی شاہ صاحب لدھیانہ
۲۵۴۳۔ فقیر محمد صاحب گورداسپور
۲۵۴۴۔ بڈھا صاحب "
۲۵۴۵۔ اللہ دین صاحب "
۲۵۴۶۔ شہزادی بی بی صاحبہ میسور
۲۵۴۷۔ اختر النساء بی صاحبہ "
۲۵۴۸۔ محمد سالار صاحب "
۲۵۴۹۔ مستری قربان حسین صاحب شاہ پور
۲۵۵۰۔ زینب بی بی صاحبہ "
۲۵۵۱۔ نور محمد صاحب "
۲۵۵۲۔ احمد بخش صاحب "
۲۵۵۳۔ حلیمہ بی بی صاحبہ "
۲۵۵۴۔ محمد صدیق صاحب "
۲۵۵۵۔ محمد امین صاحب "
۲۵۵۶۔ فیض احمد صاحب سیالکوٹ
۲۵۵۷۔ نذیر احمد صاحب امرتسر
۲۵۵۸۔ حسین بی بی صاحبہ شاہ پور
۲۵۵۹۔ غلام حسین صاحب "
۲۵۶۰۔ خان محمد صاحب سرگودھا
۲۵۶۱۔ صابر علی صاحب شاد لائل پور

(باقی)

"تفسیر کبیر" پر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بے جا نکتہ چینی

مولوی ثناء اللہ صاحب کا چوتھا اعتراض

مولوی صاحب نے حل لغات کی عبارت پر چوتھا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ اس میں لفظ "سحت" کے معنوں کی تائید کے لئے جس حدیث کو لکھا گیا ہے۔ اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔

پہلا جواب

جیسا کہ مفصل طور پر لکھا جا چکا ہے کہ لفظ "سحت" کی لغوی تشریح مصنف تفسیر کبیر کی اپنی نہیں ہے بلکہ علامہ راغب کی کتاب مفردات راغب سے نقل کی گئی ہے۔ ائمہ لغت کا یہ اصول ہے کہ ان کو اگر کسی لفظ کی تشریح کرتے ہوئے قرآنی آیت اس معنے کی تائید کرتی ہوئی مل جائے۔ یا کسی حدیث یا محاورہ عرب سے ان کے معنی کو تقویت پہنچتی ہو۔ تو وہ اس آیت یا حدیث یا محاورہ عرب کا ذکر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ علامہ راغب نے اپنی تائید میں حدیث مذکورہ کا ذکر کیا ہے۔ پس ہمارا تو اتنا فرض تھا۔ کہ حل لغات کے بعد اس لغت کی کتاب کا حوالہ دے دیتے۔ جس سے وہ عبارت ماخوذ تھی۔ چنانچہ ایسا کر دیا گیا۔ پس مولوی صاحب کو اعتراض تو علامہ راغب پر کرنا چاہیئے تھا۔ کہ انہوں نے حدیث کا حوالہ نہیں دیا۔ اور غالباً آئندہ مولوی صاحب ہر اس محاورہ کا حوالہ طلب کیا کریں گے۔ جو کسی لغت کی کتاب والے نے استعمال کیا ہوگا۔ اور ایسا حوالہ نہ دینے والی کتاب کو ناقابل قبول قرار دیں گے۔

دوسرا جواب

اگر کوئی ایسا شخص حوالہ طلب کرتا جو احادیث کا عالم نہ ہوتا۔ اور اس کے حدیث ہونے میں شک کرتا۔ تو اور بات تھی۔ اسے معذور خیال کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ایسا شخص جو اہلحدیثوں کا لیڈر کہلاتا ہو۔ اور مدعی علم حدیث ہو۔ اگر وہ صرف اس وجہ سے کہ حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ اسے رد کر دے۔ اور قبول نہ کرے تو قابل افسوس امر ہے۔ کیونکہ کوئی حدیث باحوالہ نہ ہونے کی وجہ سے حدیث کے مرتبہ سے تو نہیں گر جاتی۔ اور کاش مولوی صاحب مجمع البحار ہی دیکھ لیتے۔ تو اس میں اس حدیث کی ہر دو روایتوں کا مفصل ذکر تھا۔ تا مولوی صاحب اس خطرناک جرم سے محفوظ رہتے۔

پانچواں اعتراض

مولوی صاحب نے پانچواں اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ اس حدیث (یعنی لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَظْهَرَ التُّحُوْتُ) اور آیت (یعنی تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ) کو بالشویک تحریک سے متعلق کیا گیا ہے۔ حالانکہ نہ حدیث میں اس کا اشارہ ہے۔ اور نہ آیت میں۔

پہلا جواب

مولوی صاحب نے اپنے رسالہ کا نام تو "بطش قدیر" رکھا ہے۔ لیکن اس میں اعتراض ایسے درج کئے ہیں۔ جو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ رسالہ کا یہ نام ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی بزدل ڈرپوک کا نام رستم زمان رکھ دیا جائے۔ ناظرین خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کیا آیت تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ کے ماتحت کہیں بالشویک تحریک کا ذکر کیا گیا ہے۔ یا کہیں یہ لکھا گیا ہے کہ اس آیت سے بالشویک تحریک کا استنباط ہوتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو مولوی صاحب کا یہ کہنا۔ کہ اس آیت مذکورہ کو بالشویک تحریک سے متعلق کیا گیا ہے۔ کیا میرے اس دعویٰ کی مزید تائید نہیں کرتا۔ کہ مولوی صاحب نے تحت کی تشریح پر بالکل بے تعلق اعتراض کئے ہیں۔

دوسرا جواب

مولوی صاحب کا یہ اعتراض کہ حدیث میں بالشویک تحریک کی طرف اشارہ نہیں۔ درست نہیں ہے کیونکہ احادیث میں مسیح موعود کا زمانہ قرب قیامت بتایا گیا ہے۔ اور پھر اس زمانہ کی علامات میں سے ایک یہ علامت بتائی۔ کہ اس وقت غرباء اور مزدور لوگ غالب آ کر حکومتوں پر قابض ہو جائیں گے اور اس زمانہ میں جبکہ سرمایہ داری کو اڑا کر مزدوروں اور غرباء کو برسر اقتدار لانے کی تحریک زور پکڑ گئی۔ اور اس تحریک کا نام بالشوزم رکھا گیا۔ اور پھر اس تحریک کی وجہ سے مزدور اور غرباء حکومتوں پر قابض ہو گئے۔ اور حدیث لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَظْهَرَ التُّحُوْتُ عملاً پوری ہو گئی۔ تو پھر اگر ذرا الفاظ بدل کر یہ کہہ دیا جائے۔ کہ اس حدیث میں بالشویک تحریک کی طرف اشارہ ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ کسی کے سمجھانے کے لئے خواہ ایک آنہ کہہ دیا جائے۔ خواہ چار پیسے۔ بہرحال مفہوم تو ایک ہی ہے۔ پس یہ کہنا کہ حدیث میں بالشویک تحریک کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ بالکل درست نہیں ہے ممکن ہے۔ مولوی صاحب کے اعتراض کا یہ مقصد ہو۔ کہ حدیث میں اس مضمون کی طرف اشارہ نہیں بلکہ یہ مضمون اس میں تفصیلاً موجود ہے۔ اس لئے اس کے متعلق لفظ اشارہ استعمال کرنا درست نہیں۔ بلکہ یوں لکھنا چاہیئے تھا۔ کہ اس میں بالشویک تحریک کا مفصل ذکر ہے اگر مولوی صاحب کا یہی مقصد ہو تو انہیں وضاحت فرمانی چاہیئے۔ تاکہ اس پہلو پر غور کیا جا سکے۔

خاکسار نور الحق واقف تحریک جدید

حضرت باوا نانک صاحب اور مسئلہ تناسخ

میں نے اپنے مضمون میں جو "الفضل" ۶ - ماہ نبوک میں شائع ہوا۔ ثابت کیا تھا۔ کہ حضرت باوا نانک صاحب اس تناسخ کے قائل نہیں۔ جسے ویدک دھرم پیش کرتا ہے۔ آپ کا روح کو حادث اور خدا کے اِدھر سے ماننا اس بات کی زبردست دلیل ہے۔ کہ آپ ویدک تناسخ کی بنیاد کے ہی خلاف تھے۔ کیونکہ ویدک تناسخ کی بنیاد روح اور مادہ کی ازلیت پر ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت باوا نانک رح کے بعض شبدوں میں تناسخ یعنی آواگون کا ذکر ہے۔ لیکن وہ تناسخ ویدک تناسخ نہیں۔ کیونکہ جب آپ ویدک تناسخ کی بنیاد کے ہی خلاف تھے تو یہی ماننا پڑے گا۔ کہ وہ کوئی اور تناسخ ہے۔ اور وہ روحانی تناسخ ہے۔ جسے اسلام بھی تسلیم کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:-

"یہ دھوکہ بھی رفع کر دینے کے لائق ہے۔ کہ بعض نادان خیال کرتے ہیں کہ باوا نانک صاحب کے بعض اشعار سے تناسخ یعنی آواگون کا مسئلہ پایا جاتا ہے اور یہ اسلامی اصول کے برخلاف ہے سو واضح ہو۔ کہ اسلام میں صرف وہ قسم تناسخ یعنی آواگون کے باطل ٹھہرائے گئے ہیں۔ جس میں گزشتہ ارواح کو پھر دنیا کی طرف لوٹایا جائے۔ لیکن بجز اس کے اور بعض صورتیں تناسخ یعنی آواگون کی ایسی ہیں۔ کہ اسلام نے ان کو روا رکھا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلامی تعلیم سے ثابت ہے۔ کہ ایک شخص جو اس دنیا میں زندہ موجود ہے۔ جب تک وہ تزکیہ نفس کر کے اپنا سلوک تمام نہ کرے۔ اور پاک ریاضتوں سے گندے جذبات اپنے دل میں سے نکال نہ دیوے۔ تب تک وہ کسی نہ کسی حیوان یا کیڑے یا مکوڑے سے مشابہ ہوتا ہے .... اسی بناء پر خدا تعالیٰ نے نافرمان یہودیوں کے قصہ میں فرمایا۔ کہ وہ بندر بن گئے۔ اور سؤر بن گئے۔ سو یہ بات نہیں تھی۔ کہ وہ حقیقت میں تناسخ کے طور پر بندر ہو گئے تھے۔ بلکہ اصل حقیقت یہی تھی۔ کہ بندروں اور سؤروں کی طرح نفسانی جذبات ان میں پیدا ہو گئے تھے غرض یہ قسم تناسخ کی اسی دنیا کی زندگی کے غیر منقطع سلسلہ میں شروع ہو جاتی ہے اور اسی میں ختم ہو جاتی ہے۔"

(ست بچن صفحہ ۸۲-۸۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے واضح ہے کہ اسلام میں بعض اقسام تناسخ کی تسلیم کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک قسم حضور علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمائی ہے۔ کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کے احکام بجا لا کر پوری طرح تزکیہ نفس نہیں کر لیتا۔ اس وقت تک اس کی حالت کسی نہ کسی حیوان یا کیڑے مکوڑے سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور اس تناسخ کی مثال میں حضور علیہ السلام نے یہود کا بندروں اور سؤروں کے مشابہ ہونا تحریر فرمایا ہے یہودیوں کا سب سے بڑا جرم قرآن شریف میں تکذیب انبیاء علیہم السلام بیان کیا گیا ہے۔

گویا انسان جب تک خدا کے مرسلوں اور ماموروں پر ایمان لا کر تزکیہ نفس نہیں کرتا۔ اس وقت تک اس کی حالت بندروں اور سؤروں وغیرہ حیوانوں اور درندوں سے مشابہ ہوتی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں بھی اسی تناسخ کا ذکر ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

گو ڑ منتر ہینیشہ جو پرانی دھیر گنت جنم بھر شٹنہ
کوکرہ۔ سُوکرہ۔ گروبہ۔ کاکہ۔ سرپنہ تل کھاہہ
(گورو گرنتھ صاحب محلہ ۵ صفحہ ۱۳۵۷)

یعنی جن لوگوں نے اپنا تعلق خدا تعالےٰ کے ماموروں سے قائم نہیں کیا۔ ان کا تزکیہ نفس نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کتوں۔ سوروں گدھوں۔ کوؤں اور سانپوں کے مشابہ ہیں

غور فرمائیے یہ وہی تناسخ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے۔ اور جسے قرآن شریف نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور جو ویدک دھرم کے تناسخ سے بالکل مختلف ہے۔

حضرت بابا نانک صاحب نے ایک اور مقام پر اپنی پیدائش کی غرض سے ناواقف انسان کو حیوان بلکہ حیوان بھی پاگل قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔

کر کرپا راکھو رکھوائے
بن بوجھے پشو بھئے بتائے
(صفحہ ۲۴۴ محلہ ۱)

یعنی اے خدا تو ہم پر اپنا فضل کر۔ جو انسان اپنی پیدائش کی غرض (خدا کی شناخت سے بے بہرہ ہے) وہ حیوان بلکہ پاگل حیوان ہے۔

حضرت بابا نانک صاحب نے اس تناسخ سے بچنے کا علاج مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

ستگور کے جنمے گون مٹایا
ان حد راتے ایہہ من لایا
(محلہ ۱ صفحہ ۴۰۴)

پروفیسر تیجا سنگھ صاحب ایم۔ اے خالصہ کالج امرتسر نے اس شبد کا مطلب مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"یہاں پر بھی یہ مطلب ہے کہ سچے گورو کے گھر روحانی جنم لینے سے بھٹکنا ختم ہو گئی اور خدا کے کلام سے یکسوئی پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل ہو گیا۔"
(شبد ارتھ لگاں ماتراں دے گجھے بھیت صفحہ ۲۴)

حضرت بابا نانک صاحب نے مندرجہ بالا شبد میں صاف طور پر بیان کر دیا ہے۔ کہ یہ روحانی تناسخ اس وقت ختم ہو جاتا ہے۔ جب انسان خدا کے مامور کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنا تزکیہ نفس کر لیتا ہے (گورو کے گھر میں روحانی جنم لینے سے مراد مامور من اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ہے) ورنہ اس وقت تک اس کی حالت گدھوں۔ کتوں۔ سوروں کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور وہ ضلالت اور گمراہی میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ایک اور جگہ حضرت بابا نانک صاحب نے اس تناسخ سے بچنے کا علاج یہ بیان فرمایا ہے۔

پیا جنم نہ ہووی کدی جیکر سچ پچھانے
گورکھ آکھے گورکھ بوجھے گورکھ اکھو جانے
(آسا محلہ ۱ صفحہ ۴۳۴)

یعنی اگر تم سچائی کو شناخت کر لو گے۔ اور توحید پر قائم ہو جاؤ گے۔ تو پھر تم کو اس تناسخ سے نجات مل جائے گی۔ مگر ویدک دھرم جس تناسخ کو پیش کرتا ہے۔ اس میں اس قسم کی نجات تسلیم ہی نہیں کی گئی۔ بلکہ ویدک دھرم تو نجات پا جانے کے بعد بھی رُوح کا جنم میں آنا ضروری قرار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ عقیدہ پیش کرتا ہے کہ اس طرح تمام روحیں ختم ہو جائیں گی۔ اور دُنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ جیسا کہ ویدک دھرم کے مشہور وکیل سوامی دیانند جی نے لکھا ہے۔

"اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آئے۔ تو دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جانا چاہیئے۔ یعنی جیو ختم ہو جانے چاہئیں"
(ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ دفعہ ۲۳)

پس حضرت بابا نانک رحمتہ اللہ علیہ نے جس تناسخ کا ذکر اپنے شبدوں میں کیا ہے۔ اس کا تعلق انسان کے اسی جنم کے ساتھ ہے۔ یہ بات ان شبدوں سے بھی ظاہر ہے۔ حضرت بابا نانک جہاں رُوح کے حادث ہونے اور خدا کے امر سے پیدا ہونے کے قائل تھے۔ وہاں آپ اس بات کے بھی قائل تھے۔ کہ انسان مر کر پھر اس دنیا میں واپس نہیں آتا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے۔

"جو کچھ پایا سو ایکا وار"
(جپ جی پوڑی ۳۱)

یعنی انسان نے جو کچھ بھی پایا ہے۔ وہ ایک ہی بار پایا ہے۔ دوبارہ اسے کچھ نہیں ملے گا۔ یعنی اگر اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو دوبارہ نہیں ملتی۔ بازو کٹ جائے تو اور نہیں ملتا۔ ٹانگ ٹوٹ جائے تو پھر نہیں ملتی۔ کیونکہ اس کو جو کچھ بھی ملا ہے وہ ایک بار ہی ملا ہے۔ پس جب انسان کو ہر ایک چیز اپنے رب سے ایکبار ہی ملی ہے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کو جو یہ جنم ملا ہے۔ یہ بھی ایک بار ہی ملیگا۔ کیونکہ یہ جنم بھی اس کو اسی خدا سے ملا ہے جس سے اس کو ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء ملے اس کا دوبارہ ملنا محال ہے۔ ورنہ "جو کچھ پایا سو ایکا بار" والی بات غلط ٹھہریگی۔ اس بات کی تائید گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ ذیل شبد سے بھی ہوتی ہے۔

کبیر مانس جنم دلبھ ہے ہوئے نہ بارے بار
جیوں بن پھل پاکے بھوئیں گرے بہر نہ لاگے ڈار
(صفحہ ۱۳۶۶)

یعنی اے انسان تیرا اس دنیا میں آنا بار بار نہیں ہوگا۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے یہ مثال دی گئی ہے۔ کہ جس طرح ایک پھل شاخ سے ٹوٹ کر گر جائے۔ تو اس کا دوبارہ تعلق اس شاخ سے نہیں ہو سکتا اسی طرح اے انسان جب تو اس دارِ فانی سے کوچ کر جائے گا۔ تو پھر تیرا دوبارہ جنم نہیں ہوگا۔

گورو گرنتھ صاحب میں ایک اور مقام پر مرقوم ہے۔

جے جانا مرجایئے گھُم نہ آیئے
جھوٹھی دنیا لگ نہ آپ ونجایئے
بولئے سچ دھرم جھوٹ نہ بولئے
جو گورو سے واٹ مریداں جولئے
(صفحہ ۱۱۸۹)

اس کا مطلب بالکل واضح ہے۔ کہ اگر انسان اس بات کو سمجھ لے۔ کہ میں دوبارہ اس دنیا میں نہیں آؤں گا۔ تو پھر وہ اس جھوٹی دنیا سے دل لگا کر اپنا آپ ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ سچائی پر قائم ہو جاتا ہے اور جھوٹ سے نفرت کرتا ہے۔ اور جو راستہ خدا کے مامور بتاتے ہیں۔ اس پر وہ قائم ہو جاتا ہے۔ اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔

گویا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اس دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ وہ اپنا آپ ضائع کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا کو دار العمل اور اگلی دنیا کو دار الجزا تسلیم کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے

نانک اگے سو ملے جو کھٹے گھالے دے
(محلہ ۱ صفحہ ۴۷۲)

یعنی اگلی دنیا میں انسان کو وہی کچھ ملے گا۔ جو اس نے اپنی محنت کی کمائی سے اس دنیا میں خدا کی راہ میں خرچ کیا ہوگا جنم ساکھی بھائی بالا میں بھی آپ کا ایک شبد اسی مضمون کا ہے۔

صاحب دا فرمایا لکھیا وچ کتاب
ایتھے دیکھ سیان ے آگے جائے پچھان
(صفحہ ۱۵۹)

یعنی اگر تم خدا کی شناخت اس دُنیا میں کر لو گے تو آگے دیدار الٰہی کر سکو گے۔ یہ بات خدا کی فرمائی ہوئی ہے۔ جو اس کی کتاب میں درج ہے۔ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی مراد قرآن شریف کی آیت من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الآخرۃ اعمٰی سے ہے۔

اس کے علاوہ گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر اس دنیا کو دار العمل قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

ایہاں کھاٹ چلو ہر لاہا آگے بسن سہیلا
(صفحہ ۱۳ و صفحہ ۲۰۵)

یعنی اس دنیا میں اچھے عمل کر لو۔ تا اگلی دنیا میں تمہارا رہنا آسان ہو جائے۔ یعنی تم آرام سے رہ سکو۔

نیک عمل کرنے کا زمانہ اس دنیا کی زندگی تک ہی بتایا گیا ہے۔ یعنی مرنے کے بعد انسان کو پھر موقعہ نہیں ملے گا۔ کہ وہ کوئی نیک عمل کر سکے۔ جیسا کہ مرقوم ہے

کبیر لوٹنا ہے تو لوٹ ے رام نام ہے لوٹا
پھر پاچھے پچھتاؤ گے پران جائیں گے چھوٹ
(صفحہ ۱۳۶۶)

یعنی رام نام کی لوٹ (نیک عمل کرنے) کا زمانہ اسی زندگی میں ہی ہے۔ ورنہ جب تم مر جاؤ گے تو پھر تم کو پچھتانا پڑے گا۔ کیونکہ پھر تم کو دوبارہ یہ موقعہ نہیں ملے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ اس دنیا میں نیک عمل کر لو۔

یہ باتیں ایسی ہیں جو اس دنیا میں دوبارہ کسی رنگ کی پیدائش کا رد کرتی ہیں۔

عباد اللہ گیانی قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

احباب جماعت کو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی سیدہ امتہ العزیز بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۹ نومبر کو بخیر و خوبی انجام پذیر ہو چکی ہے۔ اب حضور کے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی تقریب شادی ۱۵ نومبر کو عمل میں آ رہی ہے اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ذکر احباب جماعت تک پہونچایا جاتا ہے حضور نے تحریر فرمایا۔

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عزیزم مرزا منور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کا نکاح برادرم نواب محمد علی خانصاحب و ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ کی لڑکی عزیزہ محمودہ بیگم سے ہو چکا ہے۔ اب پندرہ ۱۵ نومبر کو عزیزہ کا رخصتانہ حاصل کرنے کے لئے عزیزم مرزا منور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ جائیں گے۔ اس تقریب کے مبارک ہونے کے لئے بھی دوست دعا کریں۔ خصوصاً پندرہ ۱۵ نومبر کے دن۔ تا اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بھی مبارک کرے ۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء واعطا اولادکم ما تطلبون منہ لاولادی

والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

فی امانِ اللہ

اپنی ”محمودہ“ کے نام

از سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بیگم حضرت نواب محمد علیخان صاحب آف مالیر کوٹلہ

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
ہر ایک زندگی کی حلاوت نصیب ہو

علم و عمل نصیب ہو۔ عرفان ہو نصیب
محمودِ عاقبت ہو رہے زیست بامُراد

ہو رشکِ آفتاب ستارا نصیب کا
نُورِ جمیل ”نُور“ دل و جاں میں بخشدے

ہر ایک دُکھ سے تم کو بچالے مرا خُدا
بس ایک دَرد ہو کہ رہو جس سے آشنا

ہر وقت دِل میں پیار سے یادِ خُدا رہے
تسخیرِ خلق۔ خُلق و محبّت سے تُم کرو

اقبال ”تاجِ سر“ ہو ترے ”سر کے تاج“ کا
نکلیں تمہاری گود سے پل کر وُہ خوش پرشت

ایسی تمہارے گھر کے چراغوں کی ہو ضیاء
راضی ہوں تم سے مَیں۔ مرا اللہ بھی رہے

افضل ہمارے حکم کو تم جانتی رہیں
راحت ہی مَیں نے تم سے بہر طور پائی ہے

گھر تھا صدف تو۔ تم دُرِ خوش آب و بے بہا
کھٹکا نہ کوئی فعل تمہارا مجھے کبھی

بڑھتی ہُوئی خُدا کی عنایت نصیب ہو
ہر ایک دوجہاں کی نعمت نصیب ہو

ذوقِ دُعا و ”حُسنِ عبادت“ نصیب ہو
خوشیاں نصیب، عزّت و دَولت نصیب ہو

آپ اپنی ہو مثال، وُہ قسمت نصیب ہو
اس کے کرم سے چاند سی طلعت نصیب ہو

ہر ہر قدم پہ اس کی اعانت نصیب ہو
محبُوبِ جاوداں کی محبّت نصیب ہو

یہ لذّت و سُرور یہ جنّت نصیب ہو
ہر ایک سے خلوص و مُوَدّت نصیب ہو

اُس کو خُدا و خلق کی خدمت نصیب ہو
ہاتھوں سے جن کے دین کو نصرت نصیب ہو

عالم کو جن سے نورِ ہدایت نصیب ہو
اُس کی رضا، کہ تم کو مسرّت نصیب ہو

دُنیا و دیں میں تم کو فضیلت نصیب ہو
تم کو بھی دوجہان میں راحت نصیب ہو

اس سے بھی بڑھ کے دَولتِ عِصمت نصیب ہو
آرام قلب و جان و سکینت نصیب ہو

حافظ خُدا رہا ہیں رہی آج تک ”امیں“
جس کی تھی اَب اُسے یہ ”امانت“ نصیب ہو۔

آمین۔ ثمّ آمین۔ مُبارکہ

مولوی محمد علی صاحب اور اُن کی پارٹی کے سابقہ عقائد

"پیغام صلح سوسائٹی" کا پہلا حلفیہ بیان

اخبار پیغام صلح ۱۹۱۳ء میں "پیغام صلح سوسائٹی" نے جاری کیا۔ اس سوسائٹی کے ممبروں پر اعتراض ہُوا۔ کہ وہ منافق ہیں اور دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتے اس پر اس سوسائٹی کے اکابر ممبروں نے "واللّٰہ علیٰ ما نقول وکیل" کے عنوان سے حلفیہ اعلان کیا کہ:۔ "ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدسؑ ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالےٰ نہیں چھوڑ سکتے۔"

(پیغام صلح ۷ر ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۳)

اس حلفیہ بیان کے آخر پر اعلان کیا گیا ہے، کہ:۔ "اخبار پیغام صلح کے متعلق ہم یہ ظاہر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ ایڈیٹر یا کسی خاص شخص کا ذاتی اخبار نہیں ہے۔ یہ کل احمدیہ جماعت کا اخبار ہے۔ اگر ہماری رائے سے کسی دینی مسئلہ میں جماعت کے کسی فرد کو اختلاف ہو۔ تو اس کیلئے ہمارے کالم کھلے ہیں"۔(۷ر ستمبر ۱۹۱۳ء)

اس بیان کے الفاظ "ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے"۔ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ مندرجہ بالا کلمات ایڈیٹر یا کسی نئے احمدی کی طرف سے نہیں۔ بلکہ "پیغام صلح سوسائٹی" کے اکابر ممبروں اور احمدیہ بلڈنگس کے کارپردازوں کی طرف سے ہیں۔

اکابر غیر مبایعین کا دوسرا حلفیہ بیان

مندرجہ بالا اعلان کے چالیس دن بعد "پیغام صلح سوسائٹی" نے دوسرا حسب ذیل حلفیہ اعلان "ایک غلط فہمی کا ازالہ" کے عنوان سے شائع کیا۔ "معلوم ہُوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے۔ کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے، ہم تمام احمدی جنکا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کیساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

(پیغام صلح ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۲)

ان دونو بیانوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ ۱۹۱۳ء تک یقینی طور پر جملہ پیغامی پارٹی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول مانتی رہی ہے ۱۹۱۴ء میں جب خلافت کا جھگڑا پیدا ہُوا۔ تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی اس عقیدہ سے منکر ہو گئے۔

اسی حقیقت کو واضح کرنے کیلئے ہم نے گذشتہ دنوں متذکرۃ الصدر دونوں حلفیہ بیانوں کو ایک آیت قرآنی کے ماتحت "ہمارے عقائد" کے عنوان سے با حوالہ شائع کیا۔ اور آخر پر دستخط کے لئے اکابر ممبران "پیغام صلح سوسائٹی" کے وہ نام درج کر دیئے جو خود "پیغام صلح" کی ایک اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں۔

"پیغام صلح" کا اعتراض

اس اظہار حقیقت پر پیغامی دوست بہت برافروختہ ہوئے ہیں۔ اور "پیغام صلح (۱۴ر ستمبر ۱۹۴۱ء)" میں ایک مضمون "مولوی اللہ دتا صاحب کی افسوسناک غلط بیانی" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حسب عادت گالیاں دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ بیشک یہ اقتباسات درست ہیں۔ مگر ان پر "ہمارے عقائد" کا عنوان قائم کرنا اور نیچے اکابر ممبران "پیغام صلح سوسائٹی" کے نام درج کرنا "غلط بیانی اور دجالیت" ہے۔ اور پھر ہم سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ:۔ "اس بات کا ثبوت پیش کریں کہ اُن کی منقولہ عبارات انہی اصحاب کی لکھی ہوئی ہیں۔ جن کے نام ان کے نیچے انہوں نے لکھے ہیں۔" پہلے تو یہ سوال ہے کہ ہمارے اشتہار کی پیشانی پر آیت قرآنی ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلًا مع ترجمہ درج ہے۔ اور نیچے پبلشر کا نام ہے پھر آپ نے ان دونوں کو "غلط بیانی اور دجالیت" کیوں قرار نہ دیا؟ کیا اسلئے کہ یہ علامت اقتباس " " سے باہر تھے۔ تو کیا قائم کردہ عنوان اور "پیغام صلح سوسائٹی" کے اکابر ممبران کے نام اس علامت سے باہر نہ تھے۔ پھر آپنے ان کو کیوں "دجالیت" قرار دیا ہے؟

پیغامی مطالبہ کے چار جواب

حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں حلفیہ بیانات اکابر ممبران "پیغام صلح سوسائٹی" نے شائع کئے ہیں۔ ان بیانات کی اندرونی و بیرونی شہادت اس پر ناطق ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ

اوّل۔ اعلان ۷ر ستمبر ۱۳ء میں لکھا ہے کہ "ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے" یہ الفاظ اکابر غیر مبایعین ہی کہہ سکتے تھے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام احمدیہ بلڈنگس میں فوت ہوئے تھے۔ اور سید محمد حسین شاہ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب مولوی صدر الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہم کو یہ بھی دعویٰ رہا ہے۔ کہ ہم "خادمین الاوّلین" ہیں۔ بلکہ لاہوری پارٹی آج تک اس ادعا کو دہرا رہی ہے۔ (مرأۃ الاختلاف صفحہ ۶۸)

دوم:۔ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء کے اعلان "ایک غلط فہمی کا ازالہ" کے آخر میں لکھا ہے "والسلام"۔ ایڈیٹران اخبارات کی بجائے دوسر مضمون نگار بالعموم اپنے نوٹوں یا مضامین کے نیچے یہ لفظ لکھا کرتے ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا بھی یہ طرز تحریر رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو پیغام صلح ۱۵ر مارچ ۱۲ء و ۲۳ر اپریل وغیرہ) پس یہ بیانات ایڈیٹر کے نہیں بلکہ اکابر پیغام صلح کے تھے۔

سوم:۔ اگر یہ حلفیہ بیانات اسقدر زور دار بیانات محض ایڈیٹر کے خیالات ہوتے اور ممبران "پیغام صلح سوسائٹی" کی رضامندی سے شائع نہ ہوئے ہوتے۔ تو وہ فی الفور اس کی تردید کر دیتے۔ مگر ۱۹۱۳ء میں بلکہ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کی زندگی کے آخر تک "پیغام صلح سوسائٹی" نے یا اس کے کسی ممبر نے ان کی تردید نہیں کی۔ ناظرین کرام! ذرا اصل بیانات کو ملاحظہ فرمایئے اور آج اس غلط بیانی کو دیکھیئے۔ کہ یہ تو ہمارے بیانات ہی نہیں۔ انصاف! انصاف!!

چہارم:۔ اشتہار کے نیچے مولوی محمد علی صاحب مولوی صدر الدین صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب "پانچوں احباب" کے نام درج کئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ "پیغام صلح سوسائٹی" کے اکابر بلکہ پیغامی تحریک کے روح رواں تھے اور تقریری و تحریری اعلان اکٹھے ہی کیا کرتے تھے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔ "اگلے دن پھر ہم پانچوں احباب یعنی شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب ہر دو ڈاکٹر صاحبان اور میں نواب صاحب کے مکان پر پہنچے الخ" (حقیقت اختلاف صفحہ ۱۷) اخبار "پیغام صلح" ۵ر مئی ۱۹۱۴ء میں "ضروری اعلان" پر بھی ان کے دستخط شائع ہوئے ہیں۔ اسلئے آج ان پانچوں ناموں کے اظہار پر برانگیختہ ہو کر گالیاں دینا سراسر غلط ہے۔

پیغام صلح کی رکیک تاویل

کتنا رکیک عذر ہے۔ جو مولوی دوست محمد صاحب غیر مبائع نے "پیغام صلح" میں پیش کیا ہے۔ اور کس قدر غلط بیانی ہے جسکا انہوں نے ارتکاب کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ "اصل حقیقت جس کو بارہا مرتبہ واضح کیا جا چکا ہے یہ ہے۔ کہ پیغام صلح کے محولہ بالا پرچوں کی عبارات ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کی لکھی ہوئی ہیں۔ جو ۱۹۱۳ء میں "پیغام صلح" کے ایڈیٹر تھے۔ اور میاں محمود احمد صاحب کے خیالات سے متأثر تھے۔ اس وقت دو جماعتیں نہ تھیں۔ لیکن ان عبارات کے شائع ہونے پر انہیں "پیغام صلح" سے علیحدہ کر دیا گیا۔" (۱۴ر ستمبر ۴۱ء)

غور طلب بات ہے۔ کہ جب اسوقت دو جماعتیں نہ تھیں تو ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کے "میاں محمود احمد صاحب کے خیالات سے متأثر ہونے کے کیا معنی ہیں؟ اس سے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اسوقت سب احمدی حتّٰی کہ "پیغام صلح" کا ایڈیٹر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی نبوت ورسالت کا حلفیہ اعلان کیا کرتے تھے۔ پس اہل پیغام کا یہ تازہ افسانہ بھی خود ان کے ہی خلاف ثابت ہوتا ہے۔

پیغام صلح کی صریح غلط بیانی

پھر یہ بات بھی سراسر غلط ہے کہ ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم کو ان عبارات کے شائع ہونے پر پیغام صلح سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ میں پیغامی مضمون نگار کو گھر تک پہونچانے کے لئے مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۱ء کو ایک دوست کے ہمراہ احمدیہ بلڈنگس گیا۔ اور مولوی دوست محمد صاحب سے پوچھا کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم کو ان عبارتوں کی وجہ سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ کیا کوئی ریکارڈ یا ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا کوئی ریکارڈ وغیرہ نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اگر ان حلفیہ بیانات کے مسودہ جات پیش ہو سکیں۔ تب بھی تصفیہ ہو سکتا ہے۔ کہنے لگے وہ کہاں مل سکتے ہیں۔ غرض یہ ایک افسوسناک غلط بیانی ہے۔ جس کا ارتکاب ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم کی وفات کے بعد کیا جا رہا ہے۔

اخبار پیغام صلح ۱۰ جولائی ۱۹۱۳ء سے جاری ہوا ہے۔ پہلے نمبر سے کر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء تک اخبار کے پہلے صفحہ پر خواجہ کمال الدین بی۔اے اور ماسٹر احمد حسین فرید آبادیؒ کا نام بطور ایڈیٹر لکھا جاتا رہا ہے۔ اور اس کے بعد یہ نام لکھنے رک گئے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء کے بعد "پیغام صلح سوسائٹی" کے ناواجب رویہ کے باعث ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم پیغام صلح کی ادارت سے مستعفی ہو گئے تھے۔ یہ بات اہل پیغام کے تازہ افسانہ کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ ہم نے جو دو حلفیہ بیانات پیش کئے ہیں۔ وہ ۷ ستمبر اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء کے پیغام صلح سے پیش کئے ہیں۔ اگر آپ لوگ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء کے الفاظ کو ماسٹر صاحب مرحوم کی طرف منسوب کرنے پر ہی اصرار کریں۔ تو پھر بھی ۱۶ اکتوبر کے بیان کو ان کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں یہ بھی سوال ہے۔ کہ جب اول ایڈیٹر خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے تھے۔ تو یہ بیانات آپ ان کی طرف کیوں منسوب نہیں کرتے۔ اگر کہو کہ ہم نے ان کا نام تو یونہی لکھا ہوا تھا۔ تو آپ ہی بتائیں کہ اس طریق عمل کا کیا نام ہے؟

خلاصہ بیان

خلاصہ بیان یہ ہے۔ کہ زیر بحث حلفیہ بیانات کو کسی طرح بھی ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اندرونی شہادت اور بیرونی شہادت اس باطل اور رکیک تاویل کی واضح تردید کر رہی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جب پیغام صلح قومی پرچہ تھا۔ اکابر غیر مبایعین اس کے نگران تھے۔ تو اگر بالفرض ماسٹر صاحب مرحوم نے ایک سراسر غلط عقیدہ ساری جماعت کے نام سے شائع کر دیا تھا۔ تو اس وقت کیوں کسی ممبر پیغام صلح سوسائٹی یا عام خریدار اخبار میں سے کسی شخص نے اس کی تردید نہ کی آج اسکی تردید کرنا تو ہمارے دعوے کو مضبوط کرنا ہے۔ کیونکہ ہم یہی تو ثابت کر رہے ہیں۔ کہ پیغامی پارٹی نے اپنے عقائد تبدیل کر لئے ہیں۔ کیا غیر مبایعین اس معقول بات پر غور کریں گے۔

خطرناک مغالطہ دہی اور ہمارا چیلنج

پیغامی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ جن پانچ اکابر کے نام تم نے اشتہار کے آخر پر لکھے ہیں۔ انہیں پیغام صلح ۷ ستمبر و ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء کے حلفیہ بیان سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ کیونکہ بارہا وہ یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ "ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں نبی ہرگز نہیں مانتے۔ (پیغام صلح ۴ ستمبر ۱۹۴۱ء)

پیغام صلح کے اس بیان میں خطرناک مغالطہ دیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ۱۹۱۳ء میں شائع ہونے والے ان حلفیہ بیانات کو جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول کہا گیا ہے۔ مولوی محمد علی۔ مولوی صدر الدین۔ ڈاکٹر محمد حسین۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ اور شیخ رحمت اللہ صاحبان سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ کیونکہ ان کی طرف سے تو بارہا اعلان ہو چکا تھا۔ کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ پیغامی نامہ نگار خوب جانتا تھا۔ اور جانتا ہے۔ کہ ان لوگوں کا یہ "بارہا کا اعلان" ۱۹۱۴ء یا ۱۹۱۳ء سے پہلے کا نہیں۔ اس وقت تک تو انہوں نے عدالتوں میں۔ رسالوں میں، عام تقریر و تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہا۔ اور لکھا ہے۔ اور ایک مرتبہ بھی ایسا اعلان نہیں کیا۔ کہ ہم نبی نہیں مانتے۔ مجدد ہی مانتے ہیں۔ یہ نئے اعلان تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد عقائد میں تبدیلی پیدا کر کے کئے گئے ہیں۔ میں نے ۱۳۔ ستمبر ۱۹۴۱ء کو مولوی دوست محمد صاحب پیغامی سے کہا تھا۔ کہ ان لوگوں کا ایسا ایک اعلان دکھائیں۔ جس میں انہوں نے لکھا ہو۔ کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ صرف مجدد مانتے ہیں۔ مولوی دوست محمد صاحب نے شرمندہ ہو کر کہا۔ کہ ایسے اعلان ۱۹۱۴ء کے بعد یعنی اختلاف کے بعد کے ہیں۔ پہلے کا کوئی اعلان نہیں۔

میں اب بھی چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اہل پیغام میں سے کوئی ایسا اعلان دکھائے لیکن اگر نہ دکھا سکے۔ اور یقیناً نہ دکھا سکیگا تو اسے ماننا چاہیئے۔ کہ مولوی دوست محمد صاحب نے خطرناک غلط بیانی کی ہے نیز یہ کہ واقعی ۱۹۱۳ء تک اکابر غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی اور رسول ماننے پر حلفیہ بیانات دیا کرتے تھے۔ اور خلافت ثانیہ سے علیحدہ ہو کر انہوں نے بعض مصلحتوں کے لئے اپنے عقائد کو تبدیل کر لیا ہے۔

اے خدا! تو ان لوگوں کو پھر ہدایت دے۔ آمین۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری

الناشر۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

مسجد احمدیہ لائل پور کیلئے فراہمی چندہ کی اجازت

جماعت احمدیہ لائل پور کو وہاں کی مسجد احمدیہ کی تکمیل اور مرمت کے لیے ضلع لائلپور کی جماعتوں سے مبلغ ۲۰۰ روپیہ تک چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس شرط پر کہ (۱) بلا رسید کسی سے چندہ وصول نہ کیا جائے۔ (۲) اس کا لازمی چندوں (چندہ عام و جلسہ سالانہ وغیرہ) پر اثر نہ پڑے۔ (۳) اسکی وجہ سے لازمی چندوں کی ادائیگی میں التواء نہ ہو۔ اور (۴) آمد و خرچ کا حساب باقاعدہ رکھا جائے۔ احباب کو چاہیئے کہ امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

وصیت

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۷۵ :- منکہ نذیر احمد ولد برکت علی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۸½ سال پیدائشی احمدی سکنہ تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۶ روپے ہے ۔ نصف جسکے ۸/-/۱۷ ہوتے ہیں ۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا ۔ اسوقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے میرے مرنے کے بعد جو کچھ میری جائیداد ثابت ہوگی ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی ۔ العبد :- نذیر احمد بقلم خود ولد برکت علی صاحب تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ۔ گواہ شد :- محمد عبد اللہ بقلم خود دارالفتوح قادیان گواہ شد :- محمد لطیف بقلم خود دارالفتوح قادیان

احباب وی ۔ پی وصول فرمالیں

حسب اعلانات سابقہ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء کو وی ۔ پی ارسال کئے جا چکے ہیں ۔ احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ براہ کرم ضرور وصول فرما کر ممنون فرماویں ۔ امید ہے ۔ کہ کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا ۔ جو وی ۔ پی واپس کر کے اس نہایت ہی نازک دور میں دفتر کو نقصان پہنچانیکا موجب ہو ۔

خاکسار منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہیڈکوارٹرز آفس لاہور میں کلاس I گریڈ I ۳۰ - ۲½ - ۵۰ - ۲ - ۶۰ میں اہلمد کی ایک اسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں ۔ عمر ۲۲ دسمبر ۱۹۴۱ء کو اٹھارہ سال سے پچیس سال تک ہونی چاہیئے ۔ تعلیمی اوصاف یہ ہونے چاہئیں ۔ میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف کوئی امتحان ۔ نیز درخواست کنندہ کوالی فائڈ پٹواری ہو ۔ اور اسے ریونیو کے متعلق اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے دفتری کام کے متعلق کافی تجربہ حاصل ہو ۔ درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ ردسمبر ۱۹۴۱ء ہے ۔ پوری تفصیلات ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جاسکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو ۔ اور جس پر درخواست کنندہ کا پتہ جلی حروف میں لکھا ہو ۔ (لیکن اس میں کوئی خط نہ ہو) یہ لفافہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس لاہور کے نام آنا چاہیئے ۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ درج ہونے چاہئیں ۔

"Vacancy of an Ahlmad."

جنرل منیجر لاہور

شباکن !

شباکن کیا ہے ؟ یہ ایک نئی دوائی ہے ۔ جو کہ بخار کا نہایت مجرب اور تیر بہدف علاج ہے اس دوائی نے کونین کی ضرورت سے آپ کو آزاد کر دیا ہے ۔ کونین کھانے سے ایک طرف بخار ٹوٹتا تھا ۔ تو دوسری طرف مریض کی کمر بھی ٹوٹ جاتی تھی جسم کانپتا تھا ۔ سر میں چکر آتے تھے ۔ رنگ زرد ہو جاتا تھا ۔ سپیدہ سا چہرہ ہوا جاتا تھا ۔ معدہ خراب ہو جاتا تھا ۔ شباکن میں ان میں سے کوئی نقص نہیں ہے ۔ سر میں چکر آتے ہیں نہ ضعف ہوتا ہے ۔ نہ ہاضمہ خراب ہوتا ہے ۔ نہ جسم کانپتا ہے ۔ بلکہ یہ معدے اور دل کو مضبوط کرتی ہے ۔ اور پیشاب اور پسینہ خوب دل کھول کر لاتی ہے ۔ اور بخار بغیر تکلیف کے پیدا ہونے کے اتر جاتا ہے ۔ کونین سے تلی اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے ۔ اور جگر اور تلی کے مریض اس سے تکلیف اٹھاتے ہیں ۔ مگر شباکن تلی اور جگر کا علاج ہے ۔ اس سے تلی دور ہوتی ہے ۔ اور جگر کی اورام جاتی رہتی ہیں ۔ اور خون صالح پیدا ہوتا ہے ۔ شباکن بچوں کے لئے بھی اکسیر ہے ۔ بغیر اس کے کہ کونین کی طرح ان کے خوبصورت چہروں کو زرد بنادے یہ ان کے خون میں خرابی پیدا کئے بغیر انکے بخار کو اتار دیتی ہے ۔ ملیریا کے دن آرہے ہیں بھادوں سے دو تین ماہ تک ملیریا ہندوستان میں اپنا گھر بنالیتا ہے ۔ آپ کو آج ہی سے شباکن منگوا کر اپنے گھر میں رکھ لینی چاہیئے ۔ تاکہ بخار کے حملہ کے ساتھ آپ اسے استعمال کرلیں ۔ شباکن کو اگر آپ بخار سے پہلے استعمال کریں ۔ تو بخار کے حملوں سے بچ جائیں گے بچوں کو بخار کا شکار ہونے سے پہلے شباکن کا استعمال کرائیے ۔ تاکہ ان کی ننھی سی جان بخار کے حملہ سے کمزور نہ ہوجائے ۔ یہی دن بچوں کے بڑھنے کے ہوتے ہیں ۔ ان کو امتحان میں نہ ڈالیئے ۔ انکی صحت کو محفوظ رکھیئے ۔ پھر دیکھیئے وہ کس طرح دن اور رات صحت میں ترقی کرتے ہیں ۔ شباکن کو یاد رکھیئے ۔ شباکن ایک بے نظیر دوا ہے ۔ قیمت سو خوراک صرف ایک روپیہ ۔ جو کہ کونین کی موجودہ قیمت کا صرف ایک تہائی ہے ۔ بچوں کو آدھی خوراک دینی چاہیئے ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودہری عزیز احمد صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی سب جج بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

دعویٰ ۸۰۵ بابت سال ۱۹۴۱ء

جوالا سنگھ ولد ہرسنگھ قوم سکھ سکنہ سنت پورہ تحصیل کھاریاں بھگت سنگھ ولد رام سنگھ مختار عام گینا سنگھ ولد سنگھ رام برادر حقیقی خود قوم سکھ ساکنائے سنت پورہ تحصیل کھاریاں مدعیان بنام بچن سنگھ اوجاگر سنگھ نابالغان پسران لبا سنگھ قوم سکھ سکنائے سنت پورہ تحصیل کھاریاں بولایت سماۃ اتباش کور بیوہ لبا سنگھ والدہ خود قوم سکھ سکنائے سنت پورہ تحصیل کھاریاں مدعا علیہم

دعویٰ ۱۶۰ روپیہ بکفالت مکان مرہونہ

بنام (۱) سماۃ اتباش کور بیوہ لبا سنگھ والدہ نابالغان بچن سنگھ اوجاگر سنگھ قوم سکھ سکنائے سنت پورہ تحصیل کھاریاں (۲) سندر سنگھ ولد آتما سنگھ سکنہ سنت پورہ تایا نابالغان (۳) میہاں سنگھ ولد آتما سنگھ سکنہ سنت پورہ تحصیل کھاریاں ۔ (۴) بدھ سنگھ ولد آتما سنگھ سکنہ سنت پورہ چچا نابالغان ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سماۃ اتباش کور ۔ سندر سنگھ ۔ میہاں سنگھ ۔ بدھ سنگھ رشتہ داران نابالغان کے نام سمنات و نوٹس گئے ۔ مگر تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں ۔ اور روپوش ہیں ۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام سماۃ اتباش کور سندر سنگھ میہاں سنگھ ۔ بدھ سنگھ رشتہ داران نابالغان جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر سماۃ اتباش کور سندر سنگھ میہاں سنگھ بدھ سنگھ رشتہ داران نابالغان مذکور تاریخ ۲۸ رماہ نومبر ۱۹۴۱ء کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے ۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی ۔ اور گارڈین مقرر کیا جائیگا ۔

آج بتاریخ ۲۰ رماہ راکتوبر ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت

دستخط حاکم

اشتہار زیر دفعہ ۵ ۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودہری عزیز احمد صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی سب جج بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

دعویٰ دیوانی ۵۰۵ سال ۱۹۴۱ء

سماۃ راج بیگم دختر محمد دین قوم حجام سکنہ چھمبر تحصیل کھاریاں بنام اللہ دتہ ولد امام دین قوم دھوبی (درزی) ساکن لالہ موسیٰ تحصیل کھاریاں

دعویٰ تنسیخ نکاح

بنام اللہ دتہ ولد امام دین قوم دھوبی (درزی) ساکن لالہ موسیٰ تحصیل کھاریاں حال لاہور متصل دو موریاپل محلہ نیض باغ احاطہ محمد دین

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی اللہ دتہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے ۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام اللہ دتہ مذکور جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر اللہ دتہ مذکور تاریخ ۲۸ رماہ نومبر ۱۹۴۱ء کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا ۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی ۔

آج بتاریخ ۸ رماہ نومبر ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت

دستخط حاکم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۲ نومبر۔ امریکن گورنمنٹ نے فن لینڈ کو انتباہ کیا تھا۔ کہ اگر وہ اس سے دوستی رکھنا چاہتا ہے۔ تو روس کے ساتھ لڑائی بند کر دے۔ اس کا جواب فن لینڈ نے دے دیا ہے۔ ہیلسنکی کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فن لینڈ اس وقت تک لڑائی بند نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے لئے خطرہ دُور نہ ہو۔ اور اس کی سلامتی کی گارنٹی نہ دی جائے۔ جب تک ایسا نہ ہو۔ فن فوجوں کو ان علاقوں سے واپس نہیں بلایا جا سکتا۔ جن پر انہوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ تاہم امید ہے۔ کہ کچھ فن فوجوں کو محاذ جنگ سے ہٹا کر سول کاموں پر لگایا جا سکیگا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے فن سفیر کو کبھی یہ نہیں بتایا۔ کہ روس نے صلح کی کوئی شرطیں پیش کی ہیں۔

روم ۱۲ نومبر۔ اٹلی کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے نیپلز۔ جنوبی اٹلی اور سسلی پر گذشتہ رات حملے کئے۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ بحیرہ شمالی میں دشمن کے ایک بمبار نے ہمارے ایک تجارتی قافلہ پر حملہ کی کوشش کی مگر ہمارے جنگی جہاز نے اسے مار گرایا۔ قافلہ کے کسی جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ آج یہاں کی بیمہ کمپنیوں نے امریکہ جانے والے اور وہاں سے آنے والے مال پر انشورنس پریمیم کی شرح میں کمی کر دی ہے۔

دہلی ۱۲ نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ایک غیر سرکاری ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ اٹلانٹک چارٹر کا اطلاق ہندوستان پر بھی کیا جائے۔

دہلی ۱۲ نومبر۔ مسٹر ستیہ مورتی نے اعلان کیا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کا اجلاس اس سال کے اختتام سے قبل منعقد ہوگا۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر وزیر ہند غور کر رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ اگلے ہفتہ تک آخری فیصلہ ہو جائے گا۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جرمن اور فن افواج کریلیا کی گھاٹی میں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور کوشش کر رہی ہیں۔ کہ مرمانسک ریلوے کو کاٹ دیں۔ روسیوں نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ بحیرہ بالٹک کے روسی ٹاپو ہانگو میں ان کے پاس ایک ایسی دُور مار توپ ہے۔ کہ جرمنوں کے پاس ویسی نہیں۔ فن فوج نے مرمانسک ریلوے کا بہت بڑا حصہ کاٹ دینے کا دعوےٰ کیا ہے۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ لینن گراڈ کے محاذ پر موسم چونکہ نہایت خراب ہے اس لئے فوجی سرگرمیاں کچھ ڈھیلی پڑ گئی ہیں۔ ماسکو کے محاذ پر بھی جرمن آگے نہیں بڑھ سکے۔ سردی شدت کی پڑ رہی ہے۔ اور روسی فوجیں اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے مورچوں کو مضبوط کر رہی ہیں۔ اور گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے جوابی حملے کر رہی ہیں۔ تولا کے علاقہ میں جرمنوں نے ہوائی جہازوں کی مدد سے سخت حملہ کیا۔ مگر شہر کی جنوبی بستیوں میں انہیں روک دیا گیا۔ کریمیا سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ جرمنوں نے مان لیا ہے۔ کہ سیبسٹاپول اور کرچ سے ان کی فوجیں ابھی بیس میل دُور ہیں۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ بحیرہ روم میں انگریزی جہاز اگست ۱۹۴۱ء سے اب تک دشمن کے ۱۶۵ جہاز ڈبو چکے ہیں۔ گذشتہ تین دنوں میں ۲۴ جہاز غرق کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ چین گورنمنٹ کے ایک نمائندہ نے کہا۔ کہ جاپان نے ہند چینی کے رستہ صوبہ یونن پر حملہ کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس غرض کیلئے ایک لاکھ بیس ہزار فوج وہاں جمع کر دی ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ برما روڈ بند کر دے۔

بنکاک ۱۱ نومبر۔ سیام ریڈیو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اہل سیام کو جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہ تنبیہہ کئی بار دہرائی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ سیام کا جنگ کی لپیٹ میں آجانا ناگزیر ہے۔ خواہ یہ اس سال ہو اور خواہ اگلے سال۔ دوسری طاقتوں کے پاس ہماری نسبت سوگنا زیادہ اسلحہ ہے مگر ان کی برتری سے ہمارے حوصلے پست نہ ہونے چاہئیں۔

دہلی ۱۱ نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں حکومت کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ کچھ ہندوستانی فوج برما بھیجی گئی ہے۔ جس کا خرچ حکومت ہند ادا کریگی۔

دہلی۔ ۱۱ نومبر۔ آج مسلم لیگ پارٹی کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس سے واک آؤٹ کر گئی۔ پارٹی کے لیڈر آنریبل سید حسین امام صاحب نے واک آؤٹ سے قبل وہی بیان دیا۔ جو مرکزی اسمبلی میں واک آؤٹ کے وقت مسٹر جناح نے دیا تھا۔

برلن ۱۱ نومبر۔ جرمن فوجی افسروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وی آنا میں جو کانفرنس ہونے والی تھی۔ اس کا ارادہ ترک کر دیا گیا ہے۔ اور اب یورپ کے نئے نظام کا فیصلہ صرف میدان جنگ میں ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل کی تازہ تقریر نے جرمن افسروں میں غصہ اور غضب پیدا کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ اگر فن لینڈ نے امریکن تجویز کے مطابق روس کے ساتھ علیحدہ صلح کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو جرمن وہاں بغاوت کرا دینگے ہٹلر نے فن کمانڈر انچیف مارشل مانرہم کے ساتھ یہ طے کر رکھا ہے۔ کہ اس صورت میں وہ وہاں فوجی ڈکٹیٹر شپ قائم کر دینگے اور پارلیمنٹ توڑ دی جائے گی

لنڈن ۱۱ نومبر اس بات کا زبردست امکان ہے کہ روس کے موجودہ برطانی سفیر سر سٹیفورڈ کرپس کو بہت جلد برطانی کیبنٹ میں لے لیا جائے گا۔ کیونکہ روس میں ان کا مشن غیر معمولی طور پر کامیاب رہا ہے بعض حلقوں کی رائے ہے کہ سر موصوف کو لارڈ ہیلی فیکس کی جگہ امریکہ میں سفیر مقرر کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۱ نومبر فضائی وزارت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اکتوبر میں بحر شمالی اور اٹلانٹک کے ساحلی علاقوں میں صرف رائل ایر فورس نے حملے کر کے دشمن کے ۸۸ جہاز غرق کئے۔

دہلی ۱۱ نومبر آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا کہ ہندوستان کی تمام پرائیویٹ ریلوے لائنیں حکومت ہند خرید لے۔

نیویارک ۱۱ نومبر اس امر کا قوی شبہ ہے کہ جرمنی کے حملہ آور جہاز بحر الکاہل میں بھی جا پہنچے ہیں۔ اور شک ہے کہ اس وقت تک بعض امریکن جہازوں کو غرق بھی کر چکے ہیں۔

لنڈن ۱۱ نومبر امریکن سینیٹ کی خارجہ کمیٹی کے صدر نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ شاہ جاپان نے جو ایلچی مسٹر روزویلٹ کے پاس پیغام دیکر بھیجا ہے۔ اس کی کوششیں بار آور ہونگی۔ اور جاپان و امریکہ میں صلح ہو جائیگی

انقرہ ۱۲۔ نومبر۔ گذشتہ چند روز سے یہاں برطانی اور جرمن سفیروں کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور ہر دو فریق جنگ میں ترکی کا تعاون حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر رسل و رسائل نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ترکی اور بلغاریہ کے درمیان ذرائع رسل و رسائل کو وسیع کیا جا رہا ہے ایک ریلوے لائن تعمیر ہوگی۔ جس کے لئے سرمایہ بلغاریہ اور مزدور ترکی مہیا کرے گا۔

انقرہ ۱۲۔ نومبر۔ کولمبیا ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ روس کو افغانستان کے رستہ سامان جنگ پہونچانے کی تجویز زیر غور ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ گذشتہ جنگ کی طرح اس مرتبہ بھی ہندوستان۔ افغانستان اور ایران کے تعلقات کو وسیع کیا جائے۔

میڈرڈ ۱۱۔ نومبر۔ سپین کے وزیر خارجہ نے جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کے سفیروں کو بلا کر ان کے ساتھ ایک اہم کانفرنس کی۔ اس چیز کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے اور اس کے یہ معنے لئے جا رہے ہیں کہ

عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔